Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم سہ شنبہ ۳۰ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۸ اخاء ۱۳۳۴ ہش | ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

"رات نیند کم آئی ہے۔ اور طبیعت ویسی ہی ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۱ اکتوبر کو منگل کے روز بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے تھے۔ حضور نے حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پر دعا فرمائی۔ پھر حضور مولوی عبدالمغنی خان صاحب کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا فرمائی۔

جو عظیم الشان کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ اس کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ ہر احمدی خاندان وقف کی تحریک میں حصہ لے

اپنے آپکو بھی دین کی خدمت کیلئے پیش کرو اور اپنے خاندان میں بھی اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کرو

جماعتی چندوں کو بڑھانے اور ربوہ کو مستقل طور پر آباد کرنے کی نصیحت

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب سے خطاب

ربوہ ۱۷ اکتوبر گزشتہ خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پھر تحریک وقف زندگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور نصیحت فرمائی۔ کہ جو عظیم الشان کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی خاندان اس تحریک میں حصہ لے۔ اور اولاد در اولاد وقف کا ایک ایسا سلسلہ قائم کردے۔ جو ایک لمبے زمانہ تک چلتا چلا جائے۔ حضور نے اپنے خطبہ میں جماعت کو مزید مالی قربانیاں کرنے اور مرکز سلسلہ ربوہ کو زیادہ سے زیادہ آباد کرنے کی بھی تحریک فرمائی ۔۔۔ ذیل میں اپنے الفاظ میں خطبہ جمعہ کا خلاصہ ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے:-

تشہد تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے یا یوں کہو کہ خدا تعالیٰ نے جو کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد کیا ہے۔ وہ اتنا بڑا ہے۔ کہ اس کا خیال کرکے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ دنیا میں اس وقت سوا دو ارب غیر مسلم ہیں۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ان سب کو مسلمان بناؤ۔ گزشتہ تیرہ سو سال میں مسلمانوں کی تعداد ۵۰ کروڑ تک پہنچی ہے گویا آج بھی ایک مسلمان کے مقابل پر سوا چار غیر مسلم موجود ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے ۱۳۰۰ سال میں جو کام کیا۔ اس سے سوا چار گنا کام کی ہم سے امید کی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا وقت کے لحاظ سے تو کوئی کام بعید نہیں ہوتا۔ مگر انسانی زندگی اور اس کی سکیمیں زیادہ لمبا عرصہ نہیں چلتیں۔ یا کم از کم تاریخ اس کی شاہد نہیں ہے۔ انسانی زندگی کے لحاظ سے جو سلسلے لمبا عرصہ چلے ہیں۔ ان میں سے ایک مسیحیت کا سلسلہ ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو انیس سو برس گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں انتہائی غربت کا زمانہ بھی ان پر آیا اور انتہائی اقتدار کا زمانہ بھی وہ دیکھ چکے ہیں لیکن کسی زمانہ میں بھی ان کے متبعین نے انہیں نہ چھوڑا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج دنیا میں عیسائی مسلمانوں کی نسبت دوگنے سے بھی زیادہ ہیں۔ یہ تسلسل اور زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے کبھی بھی وقف کی باقاعدہ تحریک نہ کی تھی۔ صرف مبہم اشارے ان کے کلام میں موجود ہیں۔ لیکن جس طرح آج ہمارے سامنے منظم رنگ میں یہ تحریک ہے۔ اس رنگ میں انہوں نے کبھی تحریک نہیں کی۔

حضور نے فرمایا اگر وقف کی منظم تحریک کے بغیر عیسائی اپنی تبلیغ کا تسلسل انیس سو سال تک قائم رکھ سکتے ہیں۔ تو خود اندازہ لگالو کہ ہمیں وقف کی تحریک کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کا تسلسل کتنے لمبے عرصہ تک قائم رکھنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا یہ تسلسل صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ جبکہ جماعت میں خاندانی طور پر وقف کی تحریک کی ایک مسلسل رَو پیدا ہو جائے۔ ہر خاندان یہ عہد کرے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے گا۔ اور اس سلسلہ کو نسلاً بعد نسلٍ قائم رکھنے کی کوشش کرے گا۔ اگر تم میں سے ہر ایک یہ عزم کرے۔ کہ وہ بچوں کو دین کی خدمت کے لئے پیش کرے گا۔ اور پھر اپنے بچوں سے یہ وعدہ لے۔ کہ وہ آگے اپنی اولاد کو بھی وقف کریں گے۔ اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا چلا جائے۔ تو یقیناً احمدی خاندانوں میں وقف کی ایک عام رَو پیدا ہو جائے گی۔ اور ہم اپنی قربانیوں کو ایک لمبے عرصہ تک جاری رکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ پس اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش کرو۔ اور اپنے خاندان میں اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنے کا وعدہ کرو۔ پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اس تحریک کے ذریعہ سے اسلام کی ترقی کے غیر معمولی سامان پیدا فرماتا ہے۔ اور تمہیں اپنی برکات سے نوازتا ہے۔ حضور نے مزید فرمایا جہاں مبلغین اور واقفین کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اندر توکل اور قناعت کی روح پیدا کریں اور جماعتی چندوں کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ وہاں جماعت کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ ان کا اکرام و احترام کرے۔ اور یہ سمجھ لے کہ ان کے اموال میں کچھ حصہ ان کا بھی ہے۔

حضور نے فرمایا میں وقف کی اس تحریک کے ساتھ ہی جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ربوہ کو مزید آباد کرنے کی بھی کوشش کریں۔ اور اس میں شہریت کا رنگ پیدا کریں۔ شہریت کا رنگ اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے کہ اس شہر کی آبادی کا انحصار صرف چندوں پر نہ رہے۔ بلکہ تجارت پیشہ لوگ یہاں آکر آباد ہوں۔ جو مختلف کاروبار کے ذریعہ آمد پیدا کریں۔ اور دوسروں کے لئے بھی آمد کے ذرائع مہیا کریں۔ جب تک ربوہ میں بھی دوسرے شہروں کی طرح کاروبار اور آمد کے مختلف ذرائع پیدا نہیں ہوتے اس وقت تک ربوہ مستقل بنیاد پر ترقی نہیں کر سکتا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبارِ ربوہ

ربوہ ۱۷ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو بدستور اعصابی بے چینی کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت کسی قدر بہتر ہے۔ کبھی کبھی گھبراہٹ اور ضعف کا دورہ ہو جاتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔

سیلاب زدگان شیخوپورہ کی امداد کے لئے ربوہ سے دوسرا قافلہ روانگی

ربوہ ۱۷ اکتوبر۔ خدام الاحمدیہ ربوہ کا دوسرا گروپ پہلے گروپ کی جگہ لینے کے لئے کل زیر قیادت مکرم ماسٹر فضل داد صاحب ربوہ سے روانہ ہوگا۔ یہ گروپ زیادہ تر تعلیم الاسلام کالج کے نوجوان طلباء پر مشتمل ہے۔ ضلع شیخوپورہ کے سیلاب زدہ علاقے میں ریلیف کا کام سرانجام دے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء

سیلاب

امسال اتنے عظیم اور خطرناک سیلاب آئے ہیں۔ کہ باوجود پیش بندیوں کے سخت تباہی کا باعث ہوئے ہیں۔ ذیل میں ہم معاصر تسنیم مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء کے اداریہ سے اقتباسات درج کرتے ہیں:۔

"اس وقت پنجاب کے مختلف اضلاع بالخصوص لاہور، شیخوپورہ اور سیالکوٹ میں دریائے راوی کی انتہائی خوفناک اور اپنی نوعیت کی ہولناک ترین طغیانی کی وجہ سے قیامت صغریٰ کی سی کیفیت بپا ہے۔ خوف اور سراسیمگی ہی نہیں۔ بلکہ ایک دردناک عذاب اور کڑی آزمائش ہے۔ جس نے لاکھوں انسانی جانوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کئی لاکھ افراد بے خانماں ہو چکے ہیں۔ متعدد انسانی جانیں اور مویشیوں کی ایک کثیر تعداد تند و تیز موجوں کی نذر ہو چکی ہے۔ ہزاروں میل کے وسیع و عریض رقبہ میں راوی کی بپھری ہوئی لہریں ہر قسم کی انسدادی تدابیر کو بری طرح ناکام کرتی ہوئی ایک انتہائی خوفناک منظر پیش کر رہی ہیں۔ شہروں کے شہر اور بستیوں کی بستیاں تاراج ہو چکی ہیں۔ انسانی آبادیوں کی کیفیت بے حد ہیجان خیز اور اضطراب انگیز ہے۔ سیلاب زدگان کے انخلاء کا کوئی انتظام عملاً ممکن نہیں رہا ہے۔ انسانی جانوں کو ہلاکت سے محفوظ رکھنے کے لئے کوئی سعی و جہد کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ جو لوگ اس طوفانِ عظیم میں مبتلا ہیں۔ ان کے ابتلا کا کوئی مداوا ذہن میں ہی نہیں آرہا۔ سوائے اس کے کہ زمین و آسمان کے مالک حقیقی اور بحر و بر کے آقا کی طرف سے عفو و رحم کا انتظار کیا جائے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۹ اکتوبر ۵۵ء)

واقعی یہ نہایت ہی خطرناک حالت ہے۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ کہ یہ آفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری شامتِ اعمال کے نتیجہ میں آئی ہے۔

کچھ سالوں سے دنیا کے اکثر حصہ میں ایسے ایسے خطرناک سیلاب آرہے ہیں۔ اور شاید ہی کوئی ملک ہو۔ جو ان کی تباہ کن یورش سے بچا ہو۔ لیکن امسال تو پہلے سے کہیں زیادہ ہی خطرناک صورت حال ہو گئی ہے۔ اور ابھی معلوم نہیں۔ کہ یہ عذاب کتنا طویل ہوتا ہے۔ یہ نہایت خوف کا مقام ہے۔ چنانچہ معاصر آخر میں لکھتا ہے:۔

"ایک اور بات جس کی طرف ہم پوری قوم کو توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتے ہیں یہ ہے۔ کہ ہم دنیا کی دوسری قوموں کی طرح مادہ پرست افراد کا ایک گروہ نہیں ہیں بلکہ ہم بحمد اللہ ایک مسلمان قوم ہیں۔ اور آئے دن کی ان بلاؤں اور آزمائشوں کے بارے میں ہمیں ایک مسلمان قوم کے نقطۂ نظر ہی سے غور کرنا چاہیئے۔ اسی انداز سے سوچا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ سیلاب زلزلے طوفان اور ایسے حادثات کے انسداد کے لئے جہاں مادی وسائل کو استعمال میں لانا ایک بنیادی اور اہم ضرورت ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ خدائے بزرگ و برتر کی اطاعت و فرمانبرداری بھی ایک ایسی ضرورت ہے۔ کہ جسے پورا کئے بغیر دوسرے تمام ذرائع بے کار محض ہو کر رہ جاتے ہیں۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ بندگیٔ رب کے زبانی دعووں کے علی الرغم جب انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ہر گوشہ بغاوت و نافرمانی کی شہادت دے رہا ہو۔ تو ایسی خطاکار قومیں بار بار عتاب الٰہی کا سامنا کرنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے اگر ہم اپنا محاسبہ کریں۔ تو اس افسوسناک نتیجے پر پہنچنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ ہم نے آزادی کے گذشتہ چند سالوں میں احکام الٰہی کی اطاعت کے بجائے ان حدود کو بڑی ڈھٹائی کے ساتھ پھاندا ہے۔ قوم کا اجتماعی اخلاق اسلامی اصولوں پر استوار ہونے کے بجائے دن بدن بگڑتا چلا جا رہا ہے۔ مفاد پرستی ضمیر فروشی۔ خیانت، بددیانتی، اور بے غیرتی ہمارے معاشرے کے عام امراض میں شمار ہونے لگے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ یہ حالات اللہ کی ناراضی کا باعث بنا کرتے ہیں۔ اور اسی ناراضی کے بعد آسمانی بلاؤں اور آفتوں میں مبتلا ہونا ایک قدرتی بات ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کو یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ اس صورتِ حال کو بدلنے کے لئے اپنی ذمہ داری سے کس طرح عہدہ برآ ہوا جائے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۹ اکتوبر ۵۵ء)

معاصر نے یہ درست فرمایا ہے۔ کہ "تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ بندگیٔ رب کے زبانی دعووں کے علی الرغم جب انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ہر گوشہ بغاوت و نافرمانی کی شہادت دے رہا ہو۔ تو ایسی خطاکار قومیں بار بار عذاب الٰہی کا سامنا کرنے پر مجبور ہوتی ہیں۔"

تاریخ تو الگ رہی۔ ایک مسلمان کے لئے قرآن کریم کی شہادت ہی کافی ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کو پڑھیں۔ تو اس میں جا بجا اس بات کی تائید میں شہادت ملے گی۔ کہ جب کسی قوم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور اس پر اڑی رہی۔ تو اس پر عذاب نازل ہوا۔ یہی نہیں بلکہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے مامور ایسی قوموں کو بروقت متنبہ کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ بغیر اتمام حجت کے کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ عذاب دینے پر خوش نہیں۔ لیکن جب انسان حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور باوجود اتمام حجت کے توبہ نہیں کرتے۔ تو ان پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ اور پھر بھی ان کو جتا کر موقعہ دیتا ہے کہ اپنے تئیں سنبھال لیں۔ مگر جب وہ پھر بھی باز نہیں آتے۔ تو آخر اللہ تعالیٰ عذاب لاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحیی من حی عن بینۃ (سورہ انفال ع۴۳)

پانی کے عذاب کی مثال بھی قرآن کریم میں حضرت نوحؑ کی قوم کے متعلق موجود ہے۔ جس کو طوفانِ نوحؑ کہا جاتا ہے۔ سورہ نوحؑ ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔

انا ارسلنا نوحًا الی قومہ ان انذر قومک من قبل ان یاتیھم عذاب الیم۔ یعنی ہم نے حضرت نوحؑ کو اسکی قوم کی طرف بھیجا۔ کہ پیشتر اس کے کہ ان پر ہمارا عذاب الیم نازل ہو۔ اپنی قوم کو متنبہ کرے۔

سورہ نوحؑ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ کس کس طرح حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ مگر وہ باز نہ آئی۔ آخر خود حضرت نوحؑ پکار اٹھے۔

رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا

یعنی اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کسی کو نہ چھوڑ یعنی انہیں تباہ کر دے۔ الغرض قوم نوح پر وہ طوفان آیا جس کو طوفانِ نوح کہتے ہیں۔ اور جس کی تفصیل قرآن کریم میں بھی وضاحت سے دوسری جگہ دی گئی ہے۔

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

ربوہ میں بتاریخ ۲۸، ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء بروز جمعہ و ہفتہ ہوگا انشاء اللہ

اس اجتماع میں ہر ایک مجلس انصار اللہ کی طرف سے بلحاظ تعداد اراکین انصار اللہ (جس کی اخبار الفضل میں وضاحت ہو چکی ہوئی ہے) نمائندگان کا شامل ہونا ضروری ہے۔ نمائندگان کی فہرستیں ۲۰ اکتوبر ۵۵ء تک دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ میں بھجوا دینی چاہئیں۔ تا ان کے قیام وغیرہ کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔ ہر ایک نمائندے کو موسم کے لحاظ سے حسب حال بستره ساتھ لانا چاہیئے۔

نوٹ:۔ زعما صاحبان اپنی اپنی مجلس کے نمائندگان کو بروقت مرکز میں بھجوانے کے ذمہ دار ہوں گے۔ اسی طرح بروقت مرکز میں فہرستیں بھجوانے کے بھی۔

(نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

دو کامیاب مجاہد

— (از محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر انچارج گولڈ کوسٹ مشن) —

(۳)

برادرم مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات حسرت آیات کا صدمہ ابھی تازہ تھا کہ ۳۰ اگست کو مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی وفات کی اطلاع بذریعہ تار ملی اس اچانک خبر سے از حد غم اور افسوس ہوا۔ مکرم علی صاحب کی علالت کی اطلاعات تو پہلے بھی ملتی رہی تھیں۔ مگر حکیم صاحب کی بیماری وغیرہ کی خبر پہلے نہیں ملی تھی

انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب دونوں حضرات نے یہاں مغربی افریقہ میں ایک طویل عرصہ تبلیغ اسلام کی خاطر بے مثل قربانیاں کیں یہاں کے ابتدائی دور میں کئی قسم کی تکالیف اور مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے تبلیغی جدوجہد کو پوری کامیابی کے ساتھ جاری رکھا۔ جس کے نتیجہ میں آج اس ملک میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہزارہا احمدی ہیں۔ اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر ان دونوں حضرات نے بیس بیس سال سے بھی زائد عرصہ یہاں گزارا۔ اور اس مقدس فریضہ کو انتہائی محبت سے ادا کیا۔ اور ہمارے لئے ایک نمونہ قائم کر گئے۔ آنے والی نسلیں ان مایہ ناز ہستیوں پر جتنا فخر کریں کم ہے۔ ان کے نام تا ابد زندہ رہیں گے۔ اور ان کے کارہائے نمایاں تاریخ احمدیت میں مشعل راہ ثابت ہوں گے۔ یہ دونوں حضرات مغربی افریقہ کے اولین مجاہد تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں طویل عرصہ یہاں خدمت کا موقعہ دیا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

یہاں گولڈ کوسٹ کی احمدی جماعتوں نے دونوں حضرات کی وفات پر بہت افسوس اور غم و رنج کے جذبات کا اظہار کیا۔ کیونکہ یہ لوگ ان کی خدمات سے عرصہ تک مستفیض ہوتے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے اسلام کے ان ہر دو مجاہدوں کے درجات بلند کرے۔ اور اپنے جوار رحمت میں مقام عطا کرے۔

ان دونوں حضرات نے یہاں مغربی افریقہ میں اپنے عرصہ قیام کے دوران جو اہم امور سرانجام دیئے اور جن کو یہاں ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ ان میں سے بعض باتیں اپنے علم کے مطابق اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلے سنہ ۱۹۲۱ء میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ مغربی افریقہ تشریف لائے۔ اور ان کے ذریعہ یہاں احمدی جماعتیں قائم ہوئیں۔ اگرچہ ان کا یہاں کا عرصہ قیام تھوڑا تھا۔ مگر خدا کے فضل سے بہت کامیابی ہوئی۔ لیکن سنہ ۱۹۲۲ء میں مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم نے یہاں گولڈ کوسٹ پہونچکر جماعت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرکے جماعتی نظام کو قائم کیا۔ تعلیم و تربیت اور تبلیغ کی طرف خاص توجہ دی۔ چندوں کی فراہمی کا انتظام کیا۔ افریقن مبلغ تیار کئے۔ یہاں کے مسلمانوں میں مغربی تعلیم کا حصول بہت معیوب خیال کیا جاتا تھا۔ اس لئے مسلمان تعلیمی میدان میں بہت پیچھے تھے۔ جماعتی ترقی کے پیش نظر انہوں نے سنہ ۱۹۲۳ء میں یہاں سالٹ پانڈ میں سکول کا اجرا کیا۔ جسے ان کی کوششوں کے نتیجہ میں گورنمنٹ نے سنہ ۱۹۲۶ء میں گرانٹ دینی منظور کی۔ اور چند سالوں میں یہ سکول سینئر کلاسز تک پہنچ گیا۔ پھر ان کی تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں بہت سی نئی جماعتیں گولڈ کوسٹ کالونی اور اشانٹی میں قائم ہوئیں۔ ان میں سے قابل ذکر آکسن گوموا۔ اگونا کماسی۔ اشانٹی ایم۔ اڈانسی اور ٹیچیمن سرکٹوں کی جماعتیں ہیں۔ علاقہ اشانٹی میں احمدیت کے نفوذ کو دیکھتے ہوئے غیر احمدی علماء میں بھی ایک گھبراہٹ سی پیدا ہو گئی۔ اور اس علاقہ میں احمدیت کی مخالفت شدت کے ساتھ شروع ہو گئی۔ کیونکہ یہ لوگ اتنا بھی تو برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ احمدی مبلغین کے ذریعہ غیر مسلم اسلام میں داخل ہوں۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں بمقام کماسی دار الخلافہ اشانٹی میں وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے موضوع پر الحاج مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم۔ اور الحاج عمر (جو کہ مصر کے تعلیم یافتہ تھے) کے درمیان مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ کی صدارت کے فرائض چیف کمشنر آف اشانٹی ڈنکن جانسن نے ادا کئے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ سننے کے لئے آئے۔ پولیس کا خاصہ انتظام تھا۔ یہ مناظرہ یہاں گولڈ کوسٹ میں تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں حکیم صاحب کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔

سنہ ۱۹۲۷ء میں سالٹ پانڈ سکول کی پختہ عمارت جسے حکیم صاحب نے شروع کروایا ہوا تھا مکمل ہو گئی۔ اور سالٹ پانڈ کے ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت اس کی افتتاحی رسم ادا کی گئی۔ جس میں بہت سے یورپین اور معزز افریقن شامل ہوئے۔ اس تقریب سے جماعت کو بہت فائدہ ہوا۔ اور احمدیہ جماعت ملک میں دوسرے Recognised Registered مشنوں کی طرح گورنمنٹ کے ہاں ایک باقاعدہ مشن تصور کی گئی۔ اور آئندہ احمدی مبلغین کے داخلہ گولڈ کوسٹ کے لئے بہت سی سہولتیں میسر آگئیں۔ اس طرح آٹھ سالہ تبلیغی مساعی کے بعد حکیم صاحب موصوف حضرت اقدس کے ارشاد کے ماتحت سنہ ۱۹۲۵ء میں واپس تشریف لے گئے۔ اور دوسری بار پھر سنہ ۱۹۳۳ء میں گولڈ کوسٹ آئے۔ اور اپنی تبلیغی اور تربیتی مساعی کو جاری رکھا۔ اس عرصہ میں اکراقل اور کوامانا سکولز کے لئے گورنمنٹ گرانٹ حاصل کی۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں حضرت اقدس کے حکم کے مطابق نائیجیریا جانا پڑا۔ اپنی نائیجیریا روانگی سے قبل سالٹ پانڈ کے شاندار مشن ہاؤس کی حکیم صاحب نے بنیاد رکھی جو کہ بعد میں تعمیر ہو کر مکمل ہوا۔ بعد ازاں وہ نائیجیریا کے امیر اور مبلغ انچارج رہے۔

اور سنہ ۱۹۴۷ء تک وہاں کام کیا۔ اس عرصہ میں انہوں نے نائیجیریا کے دار الحکومت لیگوس میں بھی ایک شاندار احمدیہ دار التبلیغ اور احمدیہ مسجد تعمیر کروائی۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے رکھا تھا۔ حکیم صاحب نے اپنے عرصہ تبلیغ میں کئی مفید ٹریکٹ اور رسالہ جات انگریزی میں لکھے۔ ایک دفعہ فری ٹاؤن سیرالیون میں دو ماہ قیام کرکے وہاں قرآن مجید کا درس دیا۔

حکیم صاحب بڑے بارعب۔ فیاض۔ اچھے منتظم اور تہجد گزار آدمی تھے۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں جب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ انگلینڈ تشریف لائے۔ تو یہ حضور کی ملاقات کے لئے لنڈن پہنچے۔ اور کچھ عرصہ وہاں رہے اور واپس گولڈ کوسٹ آئے۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں آخری بار پاکستان تشریف لے گئے۔ اور بعد میں ایک مرکز میں کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انقلاب زمانہ کو دیکھتے ہوئے دنیا کی کسی چیز پر بھروسہ نہ کرو

"میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے۔ کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے۔ اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے۔ وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے۔ اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے۔ جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقعہ نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے۔ جو اس موقعہ کو کھو دے۔ نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔" (الحکم نمبر ۲ جلد ۸)

جلسہ سالانہ پر حفاظت و نگرانی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا خدام الاحمدیہ سے خطاب

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ)

فرمایا: "اس کے علاوہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حفاظت اور نگرانی کا کام بھی بڑا اہم ہوتا ہے۔ اور آج کل کے حالات کے لحاظ سے تو وہ اور بھی اہم ہو گیا ہے۔ پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جماعتیں موزوں خدام کا انتخاب کر کے ان کے نام خدام الاحمدیہ کے دفتر مرکزیہ میں پیش کریں۔ تاکہ یہاں آنے پر ان کو حفاظت اور نگرانی کے کام پر لگایا جا سکے۔ مگر یہ شرط ہو گی۔ کہ کوئی احمدی خادم ایسا نہ ہو۔ جو پانچ سال پہلے کا احمدی نہ ہو۔ یا کسی احمدی کی نسل میں سے نہ ہو۔ اور پھر اس کی سفارش جماعت کا پریذیڈنٹ کرے۔ اور لکھے کہ یہ شخص اعتماد کے قابل ہے۔ اسے حفاظت کے کام پر لگایا جائے۔ اس غرض کے لئے کم سے کم پانچ صد والنٹیئرز ربوہ کا اور بیرونی جماعتوں کا ہونا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اڑھائی سو خدام یہاں سے لئے جا سکتے ہیں۔ اور اڑھائی سو خدام کراچی۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان۔ پشاور۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ منٹگمری۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ اور دوسری جماعتیں پیش کریں۔ ان خدام کا کام جلسہ گاہ کی حفاظت راستوں کی حفاظت۔ اور مہمانوں کی خدمت میں حصہ لینا ہو گا۔ میں اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ کو بھی تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے نام بطور والنٹیئرز دفتر خدام میں بھجوا دیں۔ اور یہاں کے خدام کو چاہیئے۔ کہ وہ خود اپنے آپ کو حفاظت اور پہرہ کے لئے پیش کریں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان خدام کو ڈبل کام کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ان کے سپرد مہمان نوازی کا کام بھی ہو گا۔ اور حفاظت کا کام بھی ہو گا۔ پس ایسے ہی نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو ہمت والے ہوں۔ محنتی اور مستعد ہوں۔ اور جو ان دنوں جلسہ گاہ اور سڑکوں پر پہرہ بھی دیں۔ اور مہمان نوازی کے فرائض بھی سرانجام دیں۔ تین چار دن انہیں کام کرنا پڑے گا۔ اور یہ کوئی زیادہ عرصہ نہیں۔ اتنے دن اگر انسان کو ۲۴ گھنٹہ بھی جاگنا پڑے۔ تو وہ جاگ سکتا ہے۔

بہرحال میں سمجھتا ہوں۔ کہ کام کو پورے طور پر چلانے کے لئے پانچ سو والنٹیئرز ضروری ہیں۔ ان میں سے ۲۵۰ خدام یہاں سے لئے جائیں۔ چنیوٹ کے طالب علم۔ تعلیم الاسلام کالج کے طالب علم جامعہ احمدیہ احمد نگر کے طالب علم اور ربوہ کے خدام سب مرکز کے خدام میں شامل ہوں گے۔ ان میں سے اچھے قابل اعتبار۔ محنتی اور مستعد نوجوان ۲۵۰ کی تعداد میں مل سکتے ہیں۔ باقی خدام بیرونی جماعتیں پیش کریں۔ اگر کوئی چھوٹی جماعت ۵ خدام پیش کر سکتی ہے۔ تو وہ ۵ آدمی پیش کر دے۔ اگر کوئی ۱۰ خدام پیش کر سکتی ہے۔ تو وہ دس پیش کر دے۔ ان کا کام حفاظت اور نگرانی اور پہرہ کی ڈیوٹی ادا کرنا اور مہمانوں کی خدمت کرنا ہو گا۔ چونکہ دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کے دفتر مرکزیہ کو اس بارہ میں جلد سے جلد اپنا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور باہر کی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر اپنے خدام کی تعداد سے دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ مگر آدمی وہی ہوں۔ جو کم سے کم پانچ سالہ احمدی ہوں یا نسلی احمدی ہوں۔ اور جن کے متعلق پریذیڈنٹ سیکرٹری اور زعیم تینوں اس بات کی تصدیق کریں۔ کہ وہ ہر قسم کی قربانی اور محنت سے کام لیں گے۔ اور کسی قسم کی غفلت۔ سستی یا غداری کا ارتکاب نہیں کریں گے۔" (الفضل خطبہ نمبر ۲۰ دسمبر ۱۹۵۱ء)

پس حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں ۲۵۰ خدام ربوہ سے اور اسی قدر باہر کی مجالس مثلاً کراچی۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان۔ پشاور۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ منٹگمری۔ گوجرانوالہ۔ گجرات اور دوسری مجالس سے اپنے نام اپنی اپنی مجالس کی معرفت دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں پیش کریں۔ ربوہ کے سکولوں اور کالجوں کے طلبا اپنے نام پیش کریں۔ دوسرے نوجوان جو کسی سکول یا کالج میں شامل تو نہیں۔ لیکن ربوہ میں رہائش رکھتے ہیں۔ نام پیش کریں۔ سکولوں اور کالجوں کے خدام کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل ان کی سفارش کریں۔ دوسرے نوجوانوں کے لئے امیر ضلع یا صدر جماعت کی سفارش کا ہونا ضروری ہے۔ ایسی لسٹیں ۱۵ نومبر ۱۹۵۵ء تک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔

(مرزا شریف احمد ایڈیشنل ناظر دعوت و تبلیغ)

ضروری اعلان

میں آجکل کان میں شدید تکلیف کے باعث دو ماہ کی رخصت پر ہوں۔ بعض احباب دفتری امور کے متعلق جو خطوط لکھتے ہیں۔ ان پر نام درج کر دیتے ہیں۔ جس کے باعث خط گھر پر آتا ہے۔ اور اس طرح اس کی تعمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ احباب دفتری خط و کتابت صرف مینیجر الفضل کے پتہ پر کیا کریں۔ (خاکسار ملک محمد عبد اللہ)

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم (۲)

(از یحییٰ فضلی صاحب راولپنڈی)

(۴) چوتھی گواہی آپ کے بدترین معاندین کی ہے۔ ابوجہل جیسا آپ کے خون کا پیاسا آپؐ کے زمانہ نبوت ہی آپؐ کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔

انا لا نکذبک ولکن نکذب بما جئت بہ۔ (ترمذی) کہ ہم تیری تکذیب نہیں کرتے۔ ہم اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ جو تو لایا ہے۔ اسی ابوجہل نے ایک دوسرے موقعہ پر کہا۔ "ان محمد الصادق وما کذب قط۔" کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سچے ہیں۔ اور آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

ہرقل کے دربار میں ابوسفیان جاتا ہے۔ تو ہرقل پوچھتا ہے۔ "ھل کنتم تتھمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال"۔ یعنی کیا تم اس دعویٰ سے قبل کبھی اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے۔ تو ابوسفیان نے اقرار کیا۔ کہ ایسا نہ تھا۔

یہ تو مجموعی طور پر چار گواہیاں تھیں۔ اب ہم بعض اخلاقِ حسنہ پر علیحدہ علیحدہ آپ کو پرکھیں گے۔ اچھے اخلاق کا جامع ہونا اس چیز کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ انسان کے اندر عفو ہو۔ وسعت قلبی ہو۔ صداقت ہو۔ حیاء اور حسن ظنی ہو۔ اور انسانی ہمدردی ہو۔ ان تمام اخلاق کو ہم آپ کے اندر بدرجہ اتم پاتے ہیں۔

عفو کو لیجیئے۔ اس کا اظہار بہترین صورت میں اس وقت ہوتا ہے۔ جب انسان غصہ میں ہو۔ خصوصاً جنگ کے وقت تو انسان زیادہ خونریز ہوتا ہے۔ اس حالت میں عفو خلق ہے۔ عام حالت میں کسی کو معاف کر دینا خلق نہیں بن سکتا۔ چنانچہ احد کے میدان میں آپ کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہونے والے لوگوں کا ذکر قرآن کریم میں یوں آتا ہے۔ "فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔" آپؐ نے ان بھاگ جانے والوں سے ذرا بھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ کسی کو درشت لفظ تک نہ کہا۔ بلکہ محبت بھرے انداز میں گفتگو فرماتے ہوئے فرمایا۔ لقد ذھبتم فیھا عریضۃ تم بہت دور نکل گئے۔ یہ ہے عفو کے خلق کا مظاہرہ جان خطرہ میں ہے۔ ساتھی بھاگ کھڑے ہوتے لیکن کسی سے ناراضگی نہیں۔

عفو کی دوسری مثال اس سے بھی عظیم ہے۔ مکہ کے لوگ تیرہ سال تک آپؐ کو اور آپؐ کے ماننے والوں کو تنگ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ملک بدر کر دیا۔ پھر بھی آرام سے نہ بیٹھے۔ اور ہمیشہ ختم کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ بالآخر وہ مبارک گھڑی آئی۔ جب خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق مکہ فتح ہو گیا۔ مگر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ اس رسول عربیؐ پر جس نے اس وقت عفو کا اکمل ترین نمونہ پیش کر کے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ آپؐ نے اپنے خون کے پیاسے بدترین معاندین کو صرف اس قدر فرمایا۔ "لا تثریب علیکم الیوم"۔ جاؤ آج تم سے کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ یہ ہے عفو محمدی جس کی مثال تاریخ میں ملنی ممکن نہیں۔ حضرت یوسف نے اگر اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا تھا۔ تو وہ بہت بڑی بات نہیں تھی۔ آج بھی لوگ اپنے خون کے پیاسے بھائیوں کو معاف کر دیا کرتے ہیں۔ آپؐ کا نمونہ یہ ہے کہ نہ صرف اپنے رشتہ داروں کو بلکہ ہزاروں ہزار ایسے انسانوں کو بھی معاف کیا۔ جن سے آپؐ کا کوئی رشتہ نہیں تھا۔

وسعت قلبی دیکھئے ایک دفعہ بعض منافقوں نے حضرت عائشہ رضؓ پر اتہام باندھا۔ آپ کو خوب معلوم تھا۔ کہ یہ جھوٹ ہے۔ اور جھوٹے اتہام کی سزا شریعت میں موجود ہے۔ مگر باوجود اس جھوٹ کی قلعی کھل جانے کے آپ ان سب کو معاف کر دیتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ حضرت ابوبکر رضؓ جنہوں نے ایک تہمت لگانے والے مسطح نامی کی امداد سے ہاتھ روک لیا تھا۔ انہیں بدستور امداد دینے کی تلقین فرماتے ہیں۔

یہ ہے وسعت قلبی جس کا مظاہرہ جامع اخلاق نے کیا۔ اور اس وقت کیا۔ جب کسی عورت پر اتہام لگانے والے کے قبیلہ کو ختم کر کے ہی عرب مطمئن ہوا کرتے تھے۔

حیاء اور حسن ظن کو لیجیئے۔ قرآن کریم میں آتا ہے منافق کہتے ہیں۔ ھو اذن۔ یعنی یہ کان کا کچا ہے۔ مراد یہ تھی۔ کہ ہم جب آپ کے سامنے جا کر قسم کھا لیتے ہیں۔ تو آپؐ ہماری باتوں کا یقین کر لیتے ہیں۔ اس لئے آپ کی غیبت میں جو چاہیں کریں۔ جب سامنے جائیں گے کہہ دیں گے ہمارا منشاء ایسا نہ تھا تو آپ اسکو مان لیں گے۔ درحقیقت یہ بات آپ کے ایک بہت بڑے خلق کی آئینہ دار ہے۔ آپ ان لوگوں کے مکر و فریب سے پوری طرح آگاہ تھے لیکن آپؐ ان لوگوں میں سے نہ تھے۔ جو جھٹ منہ پر کہہ دیتے ہیں۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ آپ کی طبیعت میں حیاء اور حسن ظنی اس درجہ تھی۔ کہ آپؐ جانتے ہوئے بھی خاموش ہو رہتے تھے۔

یہ ہے اس عظیم انسان کے خلق کا حال۔ اس عظیم اور کامل انسان کے خلق کا جو تخلقوا باخلاق اللہ کہہ کر خود اس کا کامل ترین نمونہ پیش کرتا ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

شیخوپورہ کے علاقہ میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے رضاکاروں کی وسیع امدادی سرگرمیاں

ایک ہزار افراد کو طبی مدد دی گئی کھانے کا انتظام کیا گیا۔ ۱۲۰ افراد کو ڈوبنے سے بچایا گیا

ربوہ ۱۵ اکتوبر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ربوہ کے چالیس خدام کی جو امدادی پارٹی شیخوپورہ کے علاقہ میں ریلیف کا کام کر رہی ہے۔ اس کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ اس نے قریباً ایک ہزار افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی۔ قریباً اسی قدر تعداد میں خشک اشیاء تقسیم کی گئیں ۱۲۰ افراد کو پانی کی خطرناک اور مشتعل لہروں سے ڈوبنے سے بچایا گیا۔ اور ۲۵ افراد کا سامان اٹھا کر محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا۔

اب سیلاب کا زور کم ہونے پر یہ پارٹی اپنی سرگرمیوں کا دائرہ اور وسیع کر رہی ہے (تفصیلی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے:۔)

۱۱ اکتوبر غیر متوقع طور پر پانی کی سطح پھر بلند ہونا شروع ہو گئی تھی۔ اس لئے دو پارٹیاں مختلف سمتوں میں ارد گرد دیہات کا جائزہ لینے کی غرض سے روانہ کی گئیں۔ پہلی پارٹی جو چودہ افراد پر مشتمل تھی۔ جنوب مشرقی جانب "مدکے" روانہ ہوئی۔ اور چار میل کے فاصلہ پر گاؤں میں پہنچی۔ اس کے ارد گرد سب پانی ہی پانی تھی۔ پارٹی نے ایک فرلانگ کا فاصلہ کمر تک پانی عبور کر کے طے کیا۔ یہاں پچاس افراد میں کھانے کی خشک چیزیں اور ادویات تقسیم کی گئیں۔ ان کے مختلف کاموں میں ہاتھ بٹایا گیا۔ یہاں سے چلکر پارٹی موضع "دھیاں" کی طرف روانہ ہوئی۔ اور باوجود اس کے کہ پانی پہلے سے بھی زیادہ تھا۔ گاؤں میں پہنچ گئی۔ اس گاؤں کے آدمی تو پہلے سے ہی چھوڑ کر محفوظ مقام پر پہنچ چکے تھے۔ البتہ مکانات کافی تعداد میں منہدم ہو چکے تھے۔ اس گاؤں کے نقصانات کا جائزہ لینے کے بعد ایک اور موضع میں پہنچی وہاں کوئی فرد موجود نہ تھا۔ اور مکانات سب ہی گر چکے تھے۔ واپسی پر ایک حادثہ پیش آیا۔ ایک جگہ پر سے گذرتے وقت پانی کی رفتار بہت تیز ہونے کی وجہ سے دو خادم اپنا توازن قائم نہ رکھ سکے اور ڈگمگانے لگے۔ مگر دیگر خدام کی کوشش سے ان کو سنبھال لیا گیا۔ البتہ ان میں سے ایک کی قمیص اور دوسرے کے سب کپڑے پانی میں بہہ گئے۔ اور باوجود کوشش کے ہاتھ نہ آ سکے۔ واپسی پر موضع "کلہ" سے گذرے۔ پانی بدستور چڑھ رہا تھا گاؤں کے باہر بارہ آدمیوں کا سامان اٹھانے جانے کی مدد کی گئی۔ نیز ایک سو لوگوں میں کھانے کی مختلف اشیاء تقسیم کی گئیں۔ ایک بجے کے قریب یہ پارٹی بخیریت پہنچ گئی۔

دوسری پارٹی سڑک کے رستہ لاہور کی جانب روانہ ہوئی۔ اور چار جگہوں پر اوسطاً ایک ایک فرلانگ لمبائی کا پانی جو گھٹنے تک آتا تھا۔ عبور کرتے ہوئے شیخوپورہ سے گیارھویں میل کے نصف پر پہنچی۔ اور آگے پانی زیادہ تیز اور گہرا ہونے کی وجہ سے آگے نہ جا سکی۔ دو سو کے قریب افراد ایک ٹیلے پر پناہ گزین تھے۔ انہیں کیمپ میں پہنچنے کا مشورہ دیا گیا۔ واپسی پر اس ٹیلہ سے ۱۱۰ افراد کیمپ میں پہنچے ہوئے تھے۔ جن کو چنے وغیرہ دیئے گئے۔ اور ادویات تقسیم کی گئیں۔

منڈھائی:۔ آٹھ دس گھر پختہ بچے ہیں۔ باقی کچے مکان سب گر گئے جن کے رہنے والے بچے ہوئے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر کھانے وغیرہ کا بندوبست کر رہے تھے۔ ان کی جدوجہد میں ہاتھ بٹایا۔ اور پچاس لوگوں میں خشک غذا تقسیم کی اور ۲۵ ضرورتمندوں کو ادویات بہم پہنچائیں

مسن کالو:۔ گاؤں تباہ ہو گیا ہے۔ کوئی کوئی پختہ مکان بچا ہے۔ لوگ کسی قدر محفوظ ہیں۔ البتہ ان کو خوراک کی ضرورت تھی۔ جو حسب ضرورت پہنچائی گئی۔ اور دوائیں تقسیم کی گئیں

رات کو بارش آنے کی وجہ سے لوگ جو پہلے اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے تھے کیمپ پر پہنچ گئے۔ ان کے کھانے کا بندوبست پورا کیا گیا۔

دو سو مریض جو مختلف مقامات سے آ کر ہمارے کیمپ کے پاس جمع ہوئے تھے۔ ڈاکٹر ریاض صاحب انچارج طبی ٹیم احمدیہ نے علاج کیا

کیمپ نمبر ۱ ۔ افسران بالا سے مل کر سیلاب میں گھرے ہوئے فاقہ زدہ لوگوں کو کھانا کھلانے کی امداد حاصل کی گئی۔ ٹیزان کے ذریعہ اور یہ مہیا کر کے سیلاب زدہ مریضوں میں تقسیم کی گئیں۔ اس مہم کو زیادہ موثر اور وسیع پیمانہ پر عملی جامہ پہنانے کے لئے رات ۲ بجے کے قریب ایک ملٹری کے ٹرک کے ذریعہ کھانا اور کپڑے شیخوپورہ سے لاہور کی طرف جانے والی سڑک پر چودہ میل کے فاصلہ تک گھرے ہوئے غرباء اور مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ اس دوران میں موسلا دھار بارش کے برسنے نے اس منظر کو بہت زیادہ ہولناک اور بھیانک بنا دیا تھا۔ اور ہمارے کپڑے پانی سے شرابور ہو رہے تھے۔ اس فرض سے سبکدوش ہونے کے بعد ہم قریباً ۹ بجے اپنے کیمپ میں پہنچے۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہے۔ جو ربوہ بیٹھے چاروں طرف مصیبت زدگان کا فکر کر رہے ہیں۔ یہ امر بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے علالت طبع کی وجہ سے ان ایام میں اپنے کام کا معتد حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا ہوا ہے۔ غرباء و سیلاب زدگان کے تمام امدادی کاموں کی طرف حضور کی خاص توجہ ہے اور انہی کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خدام کے کاموں کی نگرانی کے لئے مرکز سے مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر اور مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کو سیلاب زدہ علاقہ کی سروے کے لئے بھجوایا جنہوں نے نہر اپر چناب سے گذر کر سیلاب کی آخری حد تک تمام حالات کا جائزہ لے کر پارٹی کو ہدایات دیں۔ اور مصیبت زدگان کی بے لوث خدمت کرنے کی خدام کو تلقین کی

روز کو قریباً ایک بجے چونکہ پانی کی سطح یکدم بلند ہونی شروع ہو گئی تھی۔ اور صبح تک سطح میں اضافہ ہوتا رہا۔ اس لئے علی الصبح دو پارٹیاں قلعہ ستار شاہ اور موضع کاٹھیانوالہ کی طرف روانہ کی گئیں یہ دونوں پارٹیاں قریباً ساڑھے گیارہ بجے واپس کیمپ میں پہنچ گئیں۔ پارٹی اول جو قلعہ ستار شاہ کی طرف گئی تھی سٹیشن سے ایک میل آگے تک جا سکی۔ راستے میں سٹیشن کے درے ایک ریلوے لائن کے اوپر تقریباً تین فٹ پانی بہہ رہا تھا اور وہاں سے مسافروں کا آر پار گذرنا بہت مشکل تھا۔ خدام نے تین گھنٹے تک وہاں جانفشانی سے کام کیا۔ اور مسافروں کو پار پہنچانے میں ہر ممکن امداد کی

دوسری پارٹی نہر کی پٹڑی کے ساتھ اڑھائی میل دور کاٹھیانوالہ پہنچی۔ وہاں سے ڈیڑھ میل کا رستہ پانی میں طے کر کے دو کی ملیاں گاؤں میں جا کر لوگوں کے حالات معلوم کئے علاوہ ازیں تیس آدمیوں میں خشک اشیاء خوردنی بھی تقسیم کیں۔ اس کے بعد یہ پارٹی نصف میل کے فاصلہ پر ایک ٹیلہ پر محصور لوگوں کی خبر گیری کے لئے پہنچی۔ اس ٹیلے پر بہت لوگ جمع تھے۔

ہماری موخر الذکر پارٹی نے ٹیلے سے ریلوے لائن تک اور اسی طرح تقریباً سارے علاقہ میں سروے کیا اور لوگوں کی ہر ممکن امداد کی کیمپ میں ۲۵ افراد کو طبی امداد دی گئی۔

علاوہ ازیں حکومت کے متعدد افسروں سے جو سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کرنے آئے تھے رابطہ پیدا کیا گیا۔ ان کو اپنی خدمات سے آگاہ کیا گیا۔

غرضیکہ مجموعی طور پر قریباً ایک ہزار افراد کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ قریباً اسی قدر تعداد میں خشک اشیاء۔ مثلاً چنے، پھلیاں۔ اور پکے ہوئے چاول تقسیم کئے گئے ۱۲۰ افراد کو خطرناک جگہوں سے بچا کر محفوظ مقامات تک پہنچایا گیا اور ۲۵ افراد کا سامان اٹھانے میں مدد دی۔

اب خدا کے فضل سے ہمارے خدام رفتہ رفتہ شیخوپورہ کی نہر اپر چناب سے ۱۳ – ۱۴ میل دور پھیل کر اپنا پروگرام وسیع کر رہے ہیں۔

درخواست دعا: خاکسار اور میری ہمشیرہ بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ہماری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد متعلم ٹی آئی سکول ربوہ)

اسلامی مملکت کے لئے ضروری لوازم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب کشتی نوح میں قرآن پاک کی اور انجیلی تعلیم کا مقابلہ کر کے دکھایا ہے۔ اس سلسلہ میں صفحہ ۶۳ پر حضور فرماتے ہیں:-

"ایسا ہی انجیل میں ہے کہ تم اس طرح دعا کرو کہ اے ہمارے باپ کہ جو آسمان پر ہے۔ تیرے نام کی تقدیس ہو۔ تیری بادشاہت آوے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر آوے"

مگر قرآن کہتا ہے کہ یہ نہیں کہ زمین تقدیس سے خالی ہے بلکہ زمین پر بھی خدا کی تقدیس ہو رہی ہے اس سلسلہ میں حضور اقدس فرماتے ہیں:-

"یہ دعا جو سورہ فاتحہ میں ہے انجیل کی دعا سے بالکل نقیض ہے۔ کیونکہ انجیل میں زمین پر خدا کی موجودہ بادشاہت ہونے سے انکار کیا گیا ہے۔ پس انجیل کی رو سے نہ زمین پر خدا کی ربوبیت کچھ کام کر رہی ہے نہ رحمانیت نہ رحیمیت نہ قدرت جزا سزا۔ کیونکہ ابھی زمین پر خدا کی بادشاہت نہیں آئی مگر سورۃ فاتحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت موجود ہے اسی طرح سورہ فاتحہ میں تمام لوازم بادشاہت کے بیان کئے گئے ہیں

لوازم بادشاہت:- ظاہر ہے کہ بادشاہت میں یہ صفات ہونی چاہئیں کہ وہ لوگوں کی پرورش پر قدرت رکھتا ہو۔ سو سورۃ فاتحہ میں ربّ العالمین کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا گیا ہے

پھر دوسری صفت بادشاہ کی یہ چاہیئے کہ جو کچھ اس کی رعایا کو اپنی آبادی کے لئے ضروری سامان کی حاجت ہے وہ بغیر عوض ان کی خدمات کے خود رحم خسروانہ سے بجا لائے۔ سو الرحمٰن کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کر دیا ہے۔ تیسری صفت بادشاہ میں یہ چاہیئے کہ جن کاموں کو اپنی کوشش سے رعایا انجام تک نہ پہنچا سکے ان کے انجام کے لئے مناسب طور پر مدد دے سو الرّحیم کے لفظ سے اس صفت کو ثابت کیا ہے۔ چوتھی صفت بادشاہ میں یہ چاہیئے کہ جزا و سزا پر قادر ہو تا سیاست مدنی کے کام میں خلل نہ پڑے۔ سو مالک یوم الدّین کے لفظ سے اس صفت کو ظاہر کر دیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ سورہ موصوفہ بالا نے تمام وہ لوازم بادشاہت پیش کئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین پر خدا کی بادشاہت اور بادشاہی تصرفات موجود ہیں" (کشتی نوح صفحہ ۷۴، ۷۵)

سبحان اللہ! کیا پاکیزہ اور محکم استنباط ہے۔ درحقیقت قرآن کریم میں تمام علوم موجود ہیں۔ مگر آیت لایمسّہ الّا المطھّرون کے مطابق ان حقائق و معارف پر بجز خدا کے پاک بندوں کے دوسروں کو اطلاع نہیں دی جاتی

؎ جمیع العلم فی القرآن لکن تقاصر عنہ افہام الرجال

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

مخبر حضرات کی خدمت میں

بعض احباب جن میں ایک خاصی تعداد غیر از جماعت لوگوں کی ہے۔ اخبار الفضل پڑھنے کے خواہاں ہیں مگر وہ خریدنے سے معذور ہیں۔ مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے نام سال یا چھ ماہ کیلئے اخبار جاری کروا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ان کا یہ قدم اخبار کی اشاعت بڑھانے کا بھی موجب ہوگا

قائمقام مینیجر الفضل

صداقت احمدیت کے لئے مفت لٹریچر

خاکسار نے اپنے گاؤں میں دارالتبلیغ کھولا ہے۔ سب احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ مجھ جیسے کمزور کو کما حقہٗ اس کام کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

نیز صداقت احمدیت کے لئے لٹریچر صرف محصول ڈاک موازی دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔ نیز بندہ نے ایک ٹریکٹ بعنوان "حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے" عیسائیوں کے لئے شائع کیا ہے۔ شہری جماعتیں محصول ڈاک بھیج کر مفت طلب کریں۔

سردار خان احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ موہلنکی براستہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

اعلان

منشی عبدالعزیز صاحب محلہ اٹنگ پورہ گجرات کو صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے تین۳ سال کے لئے وکل قاضی منظور فرمایا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا

وقف زندگی کا مطالبہ

گذشتہ سے پیوستہ سال کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ دسمبر کو وقف زندگی کے بارہ میں فرمایا:-

"اب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے اور خدا نے تم کو اور تم کو ہاں تم کو اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کر دی ہے"

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ! کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں"

"ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون کو اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازوں اور نعرہ ہائے تکبیر و توحید کی وجہ سے خدا تعالےٰ آسمان پر سے زمین پر آ جائے اور زمین پر پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے"

"اس غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا اور اسی غرض کے لئے تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ آؤ! اور خدا کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ"

"آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تخت مسیح نے چھینا ہے۔ تم نے وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ صلعم نے خدا کے سامنے پیش کرنا ہے اور پھر دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم ہونی ہے"

"پس میرے پیچھے چلو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ خدا کہہ رہا ہے یہ میری آواز نہیں۔ میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تا تم دنیا میں عزّت پاؤ اور آخرت میں بھی عزّت پاؤ"

اسی وقف زندگی کی غرض کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۶ ستمبر ۱۹۵۵ء کے خطبہ میں جو کراچی میں دیا۔ اس میں مغربی ممالک میں تبلیغ کے لئے وقف کی تحریک فرمائی اور ان نوجوانوں کے لئے برکت کی دعا کی جو اس خدمت کے لئے پہل کر کے آگے آئیں۔

پس نوجوانوں کو اس وقف زندگی کی تحریک پر فوری اپنے آپ کو حضور کے پیش کر کے اپنے لئے زادراہ بنا لینا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے صدیوں کے بعد یہ موقعہ جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور نوجوان اپنے آپ کو وقف کر کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعائیں لیں اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اظہار تشکّر

بزرگان سلسلہ اور دوستوں نے دعاؤں اور تیمارداری اور بیمار پرسی سے میری مدد فرمائی ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ فرداً فرداً شکریہ ادا نہیں کر سکتا لہذا بذریعہ اخبار شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید ملتمس ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے اور اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق حاصل ہو۔ آمین (مولوی) محمد تقی از کراچی

درخواستہائے دعا

(۱) عاجز کا بچہ عزیزم اعجاز الٰہی بعارضہ پیچش عرصہ ایک ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے صحت یابی عطا فرمائے۔ فضل الٰہی ارشد کراچی

(۲) خاکسار دو سال سے ایک بیماری میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ایم سمیع اللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سانگلہ ہل شیخوپورہ

نخلستان براہیمی

برطانیہ اور سعودی عرب کے مابین ایک مابہ النزاع مسئلہ

نخلستان براہیمی کے بارے میں برطانیہ اور سعودی عرب کا تنازعہ ابھی تک تصفیہ طلب ہے۔ اس سلسلہ میں جو ٹریبونل قائم کیا گیا تھا۔ اس کے برطانوی نمائندے سر ریڈر ڈ بلارڈ مستعفی ہو چکے ہیں۔ اور مستعفی ہوتے ہوئے انہوں نے حکومت سعودی عرب پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ وہ ٹریبونل کی غیر جانبداری میں خلل اندازی کرتی رہی ہے۔ جس کا مدلل اور مسکت جواب، سعودی عرب کے سفیر مقیم کراچی و قاہرہ کی جانب سے دیا جا چکا ہے۔

نخلستان براہیمی کے بارے میں اجو خلیج فارس کے کنارے واقع ہے۔ سعودی عرب کا یہ دعوےٰ ہے کہ ۱۹ ویں صدی سے اسی پر اس کا حق مسلّم ہے۔ لیکن برطانیہ یہ دلیل پیش کرتا ہے۔ کہ انیسویں صدی میں صرف عارضی طور پر سعودی عرب کا اس پر قبضہ تھا۔ لیکن ۱۸۶۶ء کے بعد سے سعودی عرب کا کوئی حاکم یہاں ۱۹۵۲ء تک نہیں آیا۔ اس دوران میں برطانیہ حکام وقتاً فوقتاً یہاں آتے رہے مگر سعودی عرب کی طرف سے کوئی احتجاج نہیں ہوا لیکن ۱۹۵۲ء میں ایک انگریز سیاسی افسر جب یہاں دورہ کرنے آئے تو پہلی دفعہ سعودی عرب کی حکومت نے ایک احتجاجی یادداشت بھیجی ۳ اور ۴ اگست ۵۲ء کو برطانیہ میں سعودی عرب کے مدار المہام ایک سرحدی تنازعہ کے بارے میں گفت و شنید کی غرض سے برطانوی دفتر خارجہ گئے جو مسقط ابوظبی اور سعودی عرب کی سرحدوں کے مابین پیدا ہو گیا تھا ابوظبی پر ایک شیخ کی حکمرانی ہے۔ لیکن اس پر برطانیہ کا تسلط ہے۔ ابوظبی اور سعودی عرب کی سرحدوں کا ابھی تک کوئی تصفیہ نہیں ہوا تھا۔ برطانیہ کا یہ ادعا تھا کہ براہیمی کے آٹھ دیہات میں سے چھ پر شیخ ابوظبی کا حق ہے۔ جو برطانیہ کے زیر حفاظت ہیں اور باقی دو یعنی براہیمی اور حمصہ پر سلطان مسقط کا حق ہے۔

اس جھگڑے کا پس منظر یہ ہے۔

کہ اگست ۵۲ء میں سعودی عرب کے ایک حاکم ترکی بن عطیشان ۴۰ آدمیوں کے ساتھ براہیمی آ گئے اس پر سلطان مسقط اور شیخ ابوظبی نے احتجاج کیا کہ یہ ہمارے علاقہ میں مداخلت بیجا ہے۔ ادھر ان علاقوں کے قبائلی شیوخ برطانیہ کی بجائے سعودی عرب کی طرف داری کرنے لگے۔ اس پر حکومت برطانیہ نے حکومت سعودی عرب سے یہ درخواست کی کہ ایک معاہدہ جاریہ طے ہو اور وسط اکتوبر میں افواج جہاں تھیں وہیں رہیں۔ اور سرحدی تنازعہ کے بارے میں فیصلہ (بشمول نخلستان براہیمی) ایک غیر جانبدار ٹریبونل کے ذریعے ہو۔ حکومت سعودی عرب نے یہ مطالبہ کیا کہ نخلستان براہیمی میں استصواب رائے کے ذریعے یہ فیصلہ کیا جائے۔

۲۲ جنوری کو پچاس قبائلیوں نے یہ علاقہ گھیر لیا تھا۔ لیکن بعد ازاں یہ منتشر ہو گئے۔ حکومت سعودی عرب نے یہ الزام لگایا کہ اس موقع پر تشدد سے کام لیا گیا اور خاصا خون بہا یہی نہیں بلکہ سعودی عرب نے حکومت برطانیہ سے احتجاج کیا کہ نخلستان براہیمی کی اقتصادی ناکہ بندی کر دی گئی ہے اور وہاں کے باشندوں کو خورد و نوش کی اشیاء نہیں مل رہی ہیں۔

۲۸ جولائی کو مسٹر ایڈن نے دار العوام میں اس معاہدہ کا اعلان کیا۔ جو سعودی عرب اور برطانیہ کے مابین طے پایا تھا۔ اس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

۱۔ ابوظبی اور سعودی عرب کے سرحدوں کے تعین کے لئے پانچ افراد پر مشتمل ایک ٹریبونل قائم کیا جائے۔ ایک رکن برطانیہ کا نامزد ہو۔ ایک سعودی عرب کا نامزد اور یہ دونوں ارکان تین غیر جانبدار ارکان کو نامزد کریں۔

۲۔ سعودی عرب کے حکام ترکی بن عطیشان اور ان کے ساتھی براہیمی سے واپس چلے جائیں

۳۔ متنازعہ علاقہ دو حصوں میں منقسم ہوگا جسے غیر جانبدار منطقہ جدا کرے۔ شمالی حصہ میں برطانیہ اور جنوبی حصہ میں

[illegible] اپنا کام جاری رکھیں گے۔ سنہ ۵۳ کے اواخر اور سنہ ۵۴ کے اوائل میں سعودی عرب نے برطانیہ کو متعدد احتجاجی یادداشتیں بھیجیں۔ جن میں یہ الزام عائد کیا گیا تھا کہ برطانیہ نے متعدد عربوں کو ہلاک کیا ہے۔ ۲۳ ستمبر سنہ ۵۳ کو سعودی عرب نے الزام لگایا کہ برطانیہ نے نخلستان براہیمی پر مسلح و منظم حملہ کیا۔

مسٹر آئزن ہاور صدر جمہوریہ امریکہ

امریکہ کے صدر آئزن ہاور کی علالت پر مشرق و مغرب میں جس تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ نہ صرف موجودہ صدر امریکہ کی ہر دلعزیزی پر دال ہے بلکہ انہیں زبردست خراج تحسین ہے

بحیثیت ایک سپاہی مسٹر آئزن ہاور کی قابلیت و اہلیت کسی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں انہوں نے افواج کی جس خوبی سے قیادت کی اسے دنیا نے فراموش نہیں کیا جب یہ دنیا کی طاقتور ترین حکومت کے صدر بنے، تو دنیا یہ جاننے کے لئے بے چین تھی کہ جو شخص میدان جنگ میں اپنے حریف کو شکست دے سکتا ہے وہ میدان سیاست میں قیام امن کے لئے اپنے ان حریفوں سے کیسے نمٹے گا جو کل تک جنگ میں اس کے حلیف تھے۔ چنانچہ ابتداء میں اپنے داخلی امور اور بین الاقوامی سیاست میں انہوں نے جو قدم اٹھائے وہ غیر یقینی تھے لیکن گذشتہ ایک سال سے انہوں نے نہ صرف استقامت اور عزم بالجزم کا ثبوت دیا بلکہ جنیوا کی اونچی سطح کی کانفرنس میں ان کے اصلی جوہر کھلے۔

جنیوا کانفرنس آئزن ہاور کی شخصی فتح تھی اور انہوں نے اپنی گرمجوشی۔ وسعت اخلاق اور سوجھ بوجھ سے سب کا دل موہ لیا۔ خود امریکہ میں ان کی بیماری نے داخلی امور کی حد تک کامل اتحاد و اتفاق پیدا کر دیا ہے۔

اسٹالین کی بیماری پر روس میں خوف ظاہر کیا گیا تھا۔ لیکن ان کی موت پر دنیا نے اطمینان کا سانس لیا۔ اس کے برخلاف آئزن ہاور کی بیماری پر ساری دنیا نے تشویش ظاہر کی ہے۔ یہ آمریت پر جمہوریت کی فتح ہے۔

اس جمعہ کو پریسیڈنٹ آئزن ہاور پورے ۶۵ سال کے ہو جائیں گے۔ یہ ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے انہوں نے پہلی جنگ عظیم میں بھی حصہ لیا تھا اور کافی نام پیدا کیا تھا۔ خاتمہ جنگ کے بعد وہ کئی اہم عہدوں پر فائز رہے۔ ۱۹۲۵ء میں انہوں نے جنرل میک آرتھر کے ماتحت فلپائن میں بھی فوجی خدمات سرانجام دیں۔ پچھلی جنگ عظیم میں جب امریکہ نے محوریوں کے خلاف اعلان جنگ کیا تو جنرل آئزن ہاور شمالی افریقہ میں کام کرتے رہے

۱۹۴۲ء میں جب شمالی افریقہ پر اتحادی فوجوں کا حملہ ہوا اور ڈاکر پر فوجیں اتاری گئیں تو آئزن ہاور کو انگریزی اور امریکن تمام افواج کا کمانڈر انچیف بنایا گیا۔ جولائی ۱۹۴۳ء میں آپ نے صقلیہ پر حملہ آور ہونے والی اتحادی فوجوں کی کمان بھی سنبھالی ۸ جون ۴۳ء کو اٹلی نے غیر مشروط طور پر ہتھیار رکھ دیئے۔ اس اعلان کا شرف بھی آپ ہی کو حاصل ہوا۔ سنہ ۱۹۴۴ء میں آپ ان تمام اتحادی افواج کے سپریم کمانڈر مقرر ہوئے جو مغربی محاذوں میں جرمنی سے لڑ رہی تھیں۔

جنگ ختم ہو جانے کے بعد جب آپ واشنگٹن آئے تو آپ کا شاندار خیر مقدم کیا گیا۔ ستمبر ۴۵ء میں آپ جرمنی کے امریکی منطقے کے گورنر مقرر کئے گئے۔ ۵۲ء میں پریسیڈنٹ آئزن ہاور صدارت کے لئے ری پبلکن جماعت کے امیدوار تھے اور ان کے حریف اڈلائی اسٹیونس تھے۔ آئزن ہاور بھاری اکثریت سے صدر منتخب ہوئے۔ خیال یہ تھا کہ ۵۶ء میں جب دوبارہ صدارتی انتخاب ہوگا۔ اپنی جماعت کی جانب سے یہ امیدوار نامزد ہوں گے مگر ان کی علالت کے پیش نظر یقین سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آیا وہی امیدوار ہوں گے۔

(نوائے وقت لاہور)

شیخوپورہ کے سیلاب زدہ علاقوں میں بخار اور چیچک کی وبا

شیخوپورہ ۱۴ اکتوبر۔ مانگٹانوالہ اور بچیکی کے متعدد دیہات ابھی تک پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور پانی کی سطح ایک سے تین فٹ تک بتائی جاتی ہے مانگٹانوالہ اور بچیکی کے درمیان ٹریفک صرف پیدل چلنے والوں کے لئے کھول دی گئی ہے ضلع کے دیگر مقامات پر ابھی تک صورت حال تشویشناک ہے۔ چارہ کی کمی کے باعث مویشی ہلاک ہو رہے ہیں مقامی حکام سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ چارہ اور غلہ کی فراہمی کا بندوبست کریں۔ سیلاب سے متاثرہ تمام علاقہ میں موسمی بخار اور پیچش کے مرض شدت کے ساتھ پھوٹ پڑے ہیں اور امراض کی روک تھام کے لئے محکمہ صحت کی جانب سے مناسب حفاظتی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

بہاولپور اور ملتان ڈویژن میں سیلاب کا زور کافی کم ہو گیا

بہاولپور شہر سے فوج کے سپاہی واپس بلا لئے گئے۔

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ ستلج میں پانی اترنے کیوجہ سے بہاولپور اور بہاول نگر کے متاثرہ علاقوں میں سیلاب کی صورتِ حال کافی بہتر ہو گئی ہے۔ اسی طرح ملتان ڈویژن میں بھی سیلاب کا زور کم ہو گیا ہے۔ بہاولپور کے شہر سے فوج کے سپاہی واپس بلا لئے گئے ہیں۔ کیونکہ شہر کو جو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ وہ اب کلی طور پر ٹل گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے پاکستانی افواج کا ان کی بے لوث خدمات پر شکریہ ادا کیا ہے سلیمان کی ہیڈ ورکس اور اسلام ہیڈ ورکس پر پانی کا زور کم ہو رہا ہے۔ سلیمان کی پر اب صرف پانی کا بہاؤ ۱۸۵۵۰ کیوسک اور اسلام ہیڈ ورکس پر ۱۲۶۲۴۲ کیوسک ہے۔ پنج ند پر بھی پانی کے زور میں کچھ کمی ہوئی ہے۔ کل وہاں چھ لاکھ کیوسک پانی تھا۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں وہاں ۴۳ ہزار کیوسک کی کمی واقع ہو چکی ہے۔ خانیوال لودھراں کے راستے لاہور اور کراچی کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت معمول کے مطابق جاری ہے۔ کل لاہور میں ریلوے حکام کی طرف سے ایک پریس نوٹ شائع ہوا ہے جس میں اس ریلوے لائن کے بالکل محفوظ رہنے کی اطلاع دی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ اول

خطبہ جمعہ

حضور نے مزید فرمایا۔ جماعت کو اپنی مالی قربانیوں کو بھی آگے بڑھانا چاہیئے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ہنگامی مصائب میں جیسے کہ اس وقت سیلاب آیا ہوا ہے مایوس نہ ہوں بلکہ بہادر پہلوانوں کی طرح ان کا مقابلہ کریں۔ زمیندار دوستوں کو خود اپنی زمینوں میں ہل چلا دینا چاہیئے۔ اور یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ اگلی دفعہ انہوں نے دوگنی تگنی فصلیں پیدا کرنی ہیں۔ تاکہ ان کے نقصان کا بھی ازالہ ہو اور وہ چندہ بھی زیادہ دے سکیں۔ مبلغین کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی جماعتی چندوں کو بڑھانے اور وقف کی تحریک کو کامیاب کرنے کی کوشش کریں۔ بیرونی ممالک کے مبلغین کو چاہیئے کہ وہ زیادہ چندہ وصول کرنے کے علاوہ اپنے اپنے ملک سے مخلص نوجوانوں کو یہاں بھجوائیں تاکہ وہ یہاں تربیت حاصل کر کے اپنے اپنے ملک میں تبلیغ بھی کریں۔ اور مرکز کے جماعتی کاموں کو سنبھالنے میں بھی حصہ لیں تاکہ مرکز کی ساعی میں تمام ممالک کا حصہ ہو۔ (خود نوشتہ احمد)

★ لندن ۱۷ اکتوبر۔ کل برطانیہ کے مزید ۔۔۔ سپاہی قبرص پہنچ گئے۔ اب وہاں مقیم برطانوی فوجیوں کی تعداد دس ہزار سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

مصر محض دفاعی اغراض کے تحت

اسلحہ خریدنا چاہتا ہے

نیویارک ۱۷ اکتوبر۔ مصر کے وزیر خارجہ مسٹر محمود فوزی نے کل یہاں ٹیلیویژن پر ایک انٹرویو نشر کرتے ہوئے کہا کہ مصر نے چیکوسلواکیہ سے اسلحہ خریدنے کے بارے میں جو معاہدہ کیا ہے۔ اس کی رو سے مصر پر کسی قسم کی کوئی سیاسی پابندی یا شرط عائد نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ مصر اسرائیل پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ وہ چیکوسلواکیہ سے محض دفاع کی غرض سے اسلحہ خریدنا چاہتا ہے۔ مسٹر محمود فوزی نے مزید کہا کہ مصر امریکہ سے بھی اسلحہ حاصل کرتا لیکن اس بارے میں مصر امریکی نظریات سے متفق نہیں ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ امریکہ مصر کو ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ڈالر کی جو امداد دے رہا ہے۔ وہ اسے جاری رکھے گا۔

امریکہ کی سات ریاستوں میں سیلاب

نیویارک ۱۷ اکتوبر۔ امریکہ کی سات ریاستوں میں شدید سیلاب آگیا ہے۔ جس سے بڑی بڑی ریلوے لائنیں اور شہر زیر آب آ گئے ہیں۔ اب تک ۲۵ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اندازہ ہے کہ کروڑ ڈالر کی مالیت کی جائداد ضائع ہو گئی ہے۔ بعض مقامات پر چودہ چودہ فٹ پانی کھڑا ہے امریکہ گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں دوسری مرتبہ سیلاب آیا ہے۔

---

۲۹ اکتوبر ۔ یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

تمام جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۹ اکتوبر کو یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس دن تمام جماعتیں جلسے منعقد کریں اور ان پیرایہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب واضح کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

ایرانی سینٹ کی امور خارجہ کمیٹی نے معاہدہ عراق میں شمولیت کا بل منظور کر لیا

تہران ۱۷ اکتوبر۔ ایرانی سینٹ کی امور خارجہ کمیٹی نے معاہدہ عراق میں ایران کی شمولیت کے بل کی منظوری دیدی ہے سینٹ بدھ کے روز اس بل پر غور کرے گی سینٹ کی منظوری کے بعد یہ بل اگلے ہفتہ ایرانی مجلس میں پیش کیا جائے گا۔ مجلس کی منظوری ہو چکنے کے بعد معاہدہ عراق میں ایران کی باضابطہ شمولیت عمل میں آئے گی۔

ایران نے روسی احتجاج مسترد کر دیا۔

تہران ۱۷ اکتوبر۔ ایران نے معاہدہ بغداد میں شمولیت کے فیصلے کے خلاف روس کا احتجاج رد کر دیا ہے آج تہران میں مقیم روسی سفیر کو روس کے احتجاج کا جواب دیدیا گیا۔ ایران کے جواب میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ معاہدے میں ایران کی شمولیت روس کے ساتھ اس کے تعلقات پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ ایران کے نائب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ معاہدہ بغداد اور روس اور ایران کا دوستی کا معاہدہ کسی طرح بھی ایک دوسرے سے متضاد نہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ معاہدہ بغداد کی نوعیت جارحانہ نہیں بلکہ دفاعی ہے اور یہ اقوام متحدہ کے منشور کے عین مطابق ہے۔ ایران کے تمام اخبارات نے یہ جواب نمایاں جگہ پر شائع کیا

فرانس اپنا وفد واپس بھیج دیگا

نیویارک ۱۷ اکتوبر۔ فرانسیسی سفیر نے کل یہاں بتایا کہ فرانس جنرل اسمبلی میں جلد اپنا وفد واپس بھیج دیگا۔ انہوں نے کہا کہ وفد کو واپس بلانے کا مقصد انتباہ کے سوا کچھ نہ تھا۔

بھارت برما کو بیس ۲۰ کروڑ قرض دے گا

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ بھارت برما کو بیس ۲۰ کروڑ روپے قرض دے رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سلسلے میں کل نئی دہلی میں دونوں حکومتیں ایک معاہدے پر دستخط کر دیں گی۔ برمی وزیر تجارت نے رنگون واپس جاتے ہوئے کلکتہ پہنچنے پر بتایا کہ اس قرضے کی آدھی رقم بھارت ہی میں سامان خریدنے پر صرف کی جائے گی۔

تارا سنگھ دوبارہ صدر منتخب ہو گئے

امرتسر ۱۷ اکتوبر۔ ماسٹر تارا سنگھ کو دوبارہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے یہ انتخاب کل یہاں کمیٹی کے ایک خاص جلسے میں عمل میں لایا گیا

کاباکا کی واپسی

لندن ۱۷ اکتوبر۔ یوگنڈا کا حکمران کاباکا دو برس کی جلاوطنی کے بعد کل یہاں سے اپنے ملک واپس روانہ ہو گیا۔ برطانوی حکومت نے دو برس پیشتر انہیں عدم تعاون کی بنا پر ملک بدر کیا تھا۔

روزنامہ الفضل ربوہ - رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴